سوال

(207) کیا ابوالغاویہ رضی اللہ عنہ دوزخی تھے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک روایت میں آیا ہے کہ ''قاتل عمار وسالبہ فی النار'' عمار (رضی اللہ عنہ) کو قتل کرنے والا اوران کا سامان چھیننے والا آگ میں ہے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھئے السلسلۃ الصحیحۃ (۵ ۱۸۔ ۲۰ ح۲۰۰۸)

یہ بھی ثابت ہے کہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو جنگِ صفین میں ابوالغاویہ رضی اللہ عنہ نے شہید کیا تھا۔ دیکھئے مسند احمد (۴ ۷۶ ح۶۶۹۸ وسندہ حسن)

کیا یہ صحیح ہے کہ ابوالغاویہ رضی اللہ عنہ دوزخی ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جس روایت میں آیا ہے کہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے والا اوران کا سامان چھیننے والا آگ میں ہے، اس کی تخریج و تحقیق درج ذیل ہے:

(۱) لیث بن ابی سلیم عن مجاہد عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ۔۔۔ الخ (ثلاثۃ مجالس من الامالی لابی محمد المخلدی ۷۵ ۱۔ ۲، السلسلۃ الصحیحۃ ۵ ۱۸، الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم ۲ ۱۰۲ ح۸۰۳)

یہ سند ضعیف ہے۔ لیث بن ابی سلیم جمہور کے نزدیک ضعیف راوی ہے، بوصیری نے کہا: ''ضعفہ الجمہور'' جمہور نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ (زوائد ابن ماجہ: ۲۰۸، ۲۳۰)

ابن الملقن نے کہا: ''وھو ضعیف عند الجمہور'' وہ جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔؛ (خلاصۃ البدر المنیر: ۷۸، البدر المنیر ۲ ۱۰۴)

امام نسائی نے فرمایا: ''ضعیف کوفی'' (کتاب الضعفاء: ۵۱۱)

(۲) المعتمر بن سلیمان التیمی عن ابیہ عن مجاہد عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ۔۔۔ الخ (المستدرک للحاکم ۳ ۳۸۷ ح۵۶۶۱ وقال الذہبی فی التلخیص: علی شرط البخاری و مسلم)

یہ سند سلیمان بن طرخان التیمی کے ''عن'' کی وجہ سے ضعیف ہے۔ سلیمان التیمی مدلس تھے، دیکھئے جامع التحصیل (ص۱۰۶) کتاب المدلسین لابی زرعۃ ابن العراقی (۲۴) اسماء من

عرف بالتدلیس للسیوطی (۲۰) التبیین لاسماء المدلسین للحلبی (ص ۲۹) قصیدۃ المقدسی وطبقات المدلسین للعسقلانی (۵۲ ۲) امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: ''کان سلیمان التیمی یدلس'' سلیمان التیمی تدلیس کرتے تھے۔ (تاریخ ابن معین، راویۃ الدوری: ۳۶۰۰)

امام ابن معین کی اس تصریح کے بعد سلیمان التیمی کو طبقۂ ثانیہ یا اولیٰ میں ذکر کرنا غلط ہے بلکہ حق یہ ہے کہ وہ طبقۂ ثالثہ کے مدلس ہیں لہٰذا اس روایت کو ''صحیح علی شرط الشیخین'' نہیں کہا جاسکتا۔

(۳) ''ابو حفص وکلثوم عن ابی غادیۃ قال۔۔ فقیل قتلت عمار بن یاسر واخبر عمرو بن العاص فقال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ان قاتلہ وسالبہ فی النار'' الخ (طبقات ابن سعد ۳ ۲۶۰۔ ۲۶۱ واللفظ لہ، مسند احمد ۴ ۱۹۸، الصحیحۃ ۵ ۱۹)

اس روایت کے بارے میں شیخ البانی نے کہا: ''وھذا اسناد صحیح، رجالہ ثقات رجال مسلم۔۔۔''

عرض ہے کہ ابو الغاویہ رضی اللہ عنہ تک اس سند کے صحیح ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ''قاتلہ وسالبہ فی النار'' والی روایت بھی صحیح ہے۔

ابو الغاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''فقیل۔۔۔'' الخ پس کہا گیا تو نے عمار بن یاسر کو قتل کیا ہے اور عمرو بن العاص کو یہ خبر پہنچی ہے تو انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک اس (عمار) کا قاتل اور سامان لوٹنے والا آگ میں ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اس روایت کا راوی ''فقیل'' کا فاعل ہے جو نامعلوم (مجہول) ہے۔ راوی اگر مجہول ہو تو روایت ضعیف ہوتی ہے لہٰذا یہ ''فی النار'' والی روایت بلحاظِ سند ضعیف ہے۔ ''اسنادہ صحیح'' نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ ابو الغاویہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دو راوی بیان کررہے ہیں: (۱) ابو حفص: مجہول (۲) کلثوم بن جبر: ثقہ

امام حماد بن سلمہ رحمہ اللہ نے یہ وضاحت نہیں فرمائی کہ انھوں نے کس راوی کے الفاظ بیان کیے ہیں؟ ابو حفص (مجہول) کے یا کلثوم بن جبر (ثقہ) کے اور اس بات کی بھی کوئی صراحت نہیں ہے کہ کیا دونوں راویوں کے الفاظ من وعن ایک ہیں یا ان میں اختلاف ہے۔

خلاصۃ التحقیق: یہ روایت اپنی تینوں سندوں کے ساتھ ضعیف ہے لہٰذا اسے صحیح کہنا غلط ہے۔

تنبیہ: ابو الغاویہ رضی اللہ عنہ کا سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو جنگِ صفین میں شہید کرنا ان کی اجتہادی خطا ہے جس کی طرف حافظ ابن حجر العسقلانی نے اشارہ کیا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص477

محدث فتویٰ